صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز جمعة المبارک مورخہ 12 اپریل 2019ء بمطابق 06 شعبان المعظم 1440 ہجری بعد از دوپہر دو بجکر تیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب ڈپٹی سپیکر، محمود جان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیطٰنِ الرَّجِیمِ۔ بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ۔

اَلۡھٰکُمُ التَّکَاثُرُۙO حَتّٰی زُرۡتُمُ الۡمَقَابِرَO کَلَّا سَوۡفَ تَعۡلَمُوۡنَۙOثُمَّ کَلَّا سَوۡفَ تَعۡلَمُوۡنَؕOکَلَّا لَوۡ تَعۡلَمُوۡنَ عِلۡمَ الۡیَقِیۡنِؕOلَتَرَوُنَّ الۡجَحِیۡمَOثُمَّ لَتَرَوُنَّھَا عَیۡنَ الۡیَقِیۡنِۙOثُمَّ لَتُسۡـَٔلُنَّ یَوۡمَئِذٍ عَنِ النَّعِیۡمِ۔

(ترجمہ): تم لوگوں کو زیادہ سے زیادہ اور ایک دوسرے سے بڑھ کر دنیا حاصل کرنے کی دھن نے غفلت میں ڈال رکھا ہے۔یہاں تک کہ (اسی فکر میں تم لب گور تک پہنچ جاتے ہو۔ ہر گز نہیں، عنقریب تم کو معلوم ہو جائے گا۔ پھر (سن لو کہ) ہر گز نہیں، عنقریب تم کو معلوم ہو جائے گا۔ ہر گز نہیں، اگر تم یقینی علم کی حیثیت سے (اس روش کے انجام کو) جانتے ہوتے (تو تمہارا یہ طرز عمل نہ ہوتا)۔ تم دوزخ دیکھ کر رہو گے ، پھر (سن لو کہ) تم بالکل یقین کے ساتھ اسے دیکھ لو گے۔ پھر ضرور اس روز تم سے ان نعمتوں کے بارے میں جواب طلبی کی جائے گی۔۔و آخِرُ الدَّعوَانَا أَنِ اَلحَمدُ لِلّٰہِ رَبِّ اَلعٰلَمِینَ۔

اراکین کی رخصت

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ چھٹی کی درخواستیں ہیں:جناب لیاقت علی خان صاحب، ایم پی اے 12 اپریل 2019، ہمایون خان صاحب، ایم پی اے 12اپریل 2019، جناب شفیع اللہ خان صاحب، ایم پی اے 12 اپریل 2019، حاجی قلندر خان لودھی صاحب، منسٹر 12اپریل 2019، جناب ارشد ایوب خان صاحب، ایم پی اے 12اپریل 2019، جناب اکبر ایوب خان صاحب، منسٹر 12اپریل 2019، جناب روی کمار صاحب، ایم پی اے 12 اپریل 2019، ملک انور حیات صاحب، ایم پی اے 12 اپریل 2019، جناب لائق محمد خان صاحب، ایم پی اے 12 اپریل 2019، نوابزادہ فرید صلاح الدین صاحب، ایم پی اے 12 اپریل 2019، جناب بابر سلیم سواتی صاحب، ایم پی اے 12اپریل 2019، جناب فیصل امین گنڈاپور صاحب، ایم پی اے 12 اپریل 2019، محترمہ ماریہ فاطمہ صاحبہ، ایم پی اے 12اپریل 2019، جناب وقار احمد خان صاحب، ایم پی اے 12 اپریل 2019، جناب سردار خان صاحب، ایم پی اے 12 اپریل 2019، جناب نذیر احمد عباسی صاحب، ایم پی اے 12اپریل 2019، جناب افتخار احمد مشوانی صاحب، ایم پی اے 12اپریل 2019، جناب فضل حکیم صاحب، ایم پی اے 12 اپریل 2019، محترمہ ثمر ہارون بلور صاحب، ایم پی اے 12 اپریل 2019، جناب امیر فرزند خان صاحب، ایم پی اے 12اپریل 2019، محترمہ مومنہ باسط صاحبہ، ایم پی اے 12اپریل 2019، محترمہ آسیہ خٹک صاحبہ، ایم پی اے 12اپریل 2019، مفتی عبدالرحمان صاحب، ایم پی اے 12 اپریل 2019، جناب عبدالکریم صاحب، معاون خصوصی 12 اپریل 2019، محترمہ نادیہ شیر صاحبہ، ایم پی اے 12اپریل 2019، ملک شوکت علی صاحب، ایم پی اے 12اپریل 2019، جناب جمشید خان صاحب، ایم پی اے 12اپریل 2019، صاحبزادہ ثناء اللہ صاحب، ایم پی اے 12اپریل 2019۔ منظور ہیں جی؟

اراکین: منظور ہیں۔

(تحریک منظور کی گئی)

Mr. Deputy Speaker: The leave is granted. Call attention notice.

رسمی کارروائی

جناب منور خان: جناب سپیکر! عمرے سے واپسی پہ میں آپ کو مبارکباد دیتا ہوں اور میرے خیال میں ہمیں پتہ چلا ہے کہ ہمارے فضل شکور صاحب بھی آج بیٹھے ہوئے ہیں، الحمد للہ آپ عمرے سے واپس آ گئے

آپ کو مبارک ہو، لیکن یہ اسمبلی آپ سے یہ توقع کر رہی تھی کہ آج اپنے چیمبر میں ان کو بلا لیتے اور جو کچھ عمرے سے آپ لائے ہیں، میرے خیال میں کوئی آب زم زم یا کوئی کھجور وغیرہ ساتھ لائے ہوں گے، اس لئے اگر آپ لائے ہیں تو ضرور اسمبلی میں کم از کم ممبران کے ساتھ شیئر کریں گے۔ تھینک یو سر۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> سب سے پہلے تو آپ کا مبارکباد دینے کا بہت بہت شکریہ، لیکن میرے خیال سے پٹھانوں کی اپنی روایات ہیں، کوئی کسی کی جگہ پہ جب مبارکباد کیلئے جاتا ہے تو اس کو آب زم زم بھی دیا جاتا ہے اور کھجوریں بھی دی جاتی ہیں، تو اگر آپ آتے تو آپ کو کھجوریں بھی مل جاتیں اور آب زم زم بھی مل جاتا۔ جی میڈم نگہت اورکزئی صاحبہ۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی:</u> جناب سپیکر! میں تو آپ کو عمرے کی مبارکباد دے چکی ہوں اور آب زم زم بھی پی چکی ہوں لیکن پھر بھی آپ کا بہت شکریہ، آپ کا پھر بھی شکریہ اور آپ کو پھر مبارکباد دیتی ہوں۔ جناب سپیکر صاحب! ایک اہم نکتے کی طرف پوائنٹ آف آرڈر پہ بات کرنا چاہتی ہوں کہ 'او ٹی ایس' ایک ایسی کمپنی جو کہ ریکروٹمنٹ کرتی ہے، اس نے ریسکیو 1122 کیلئے جو ایڈورٹائزمنٹ ہوئی تھی تو اس میں انہوں نے کچھ لوگوں کو تو کال لیٹر بھیج دیئے ہیں اور کچھ لوگ جنہوں نے پیسے بھی جمع کروائے ہوئے ہیں اور انہوں نے اپنے جو بھی واجبات ہیں وہاں پہ جمع کروائے ہوئے ہیں، جو ان کا طریقہ کار ہے لیکن کچھ لوگوں کو کال لیٹر مل چکے ہیں اور کچھ لوگوں کو نہیں ملے ہیں اور وہ اپنی رسیدیں لے کر در بدر پھر رہے ہیں، تو میں آپ سے ریکویسٹ کروں گی، آپ کی چیئر سے ریکوسٹ کروں گی کہ آپ ایک رولنگ دے دیں یا یہاں پہ اگر لاء منسٹر نہیں ہیں تو کوئی اور منسٹر یہ بات، کیونکہ یہ ان غریب بچوں کی بات ہے کہ جس میں کچھ لوگ جو ہیں وہ Eligible قرار دیئے گئے ہیں، ایک کالم سے دو کالم بنے ہوئے ہیں اور کچھ Ineligible ہیں لیکن جنہوں نے پیسے جمع کرا دیئے ہیں اور ان کو کال لیٹر نہیں ملے ہیں تو وہ کس کھاتے میں جائیں گے؟ تو میرا خیال ہے کہ اگر ٹیسٹ جو ہے یا یہ جو بھی ریکروٹمنٹ ہو رہی ہے، اگر اس کو ایک ہفتہ، دو ہفتے کیلئے لیٹ کر دیا جائے اور تمام لوگوں کو کال لیٹر بھجوا دیں تاکہ جو غریب بچے ہیں وہ تمام میرٹ کی بنیاد پہ آئیں اور میرٹ کے ذریعے ان کی پوسٹنگ ہو، کیونکہ یہاں پہ مجھے یوں لگ رہا ہے، یہ کمپنی جو ہے کچھ لوگوں کو Oblige کرنا چاہتی ہے، تو یہ صوبے کی ساتھ بہت ظلم ہوگا کہ اگر کچھ لوگ رسیدیں لے کر، اور انہوں نے داخلے بھی کروا دیئے ہیں لیکن وہ در بدر پھر رہے ہیں کم از کم انہیں کال لیٹرز تو ملنے چاہئیں، جنہوں نے پیسے جمع کروائے ہیں اور پھر انکی Eligibility اور Ineligibility جو ہے وہ بعد میں پتہ چلے گی لیکن اس کو ایک ہفتہ دو ہفتے کیلئے رکوا

دیں تاکہ سارے لوگ جو ہیں ان کو کال لیٹر جائیں اور وہ جا کر اپنا اپنا وہاں پہ ٹیسٹ دیں اور پھر اس کے بعد نتائج کا اعلان کریں۔ تھینک یو، جناب سپیکر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی عنایت صاحب، عنایت اللہ صاحب۔

جناب عنایت اللہ: میں چاہوں گا کہ میرے پوائنٹ آف آرڈر پر منسٹر صاحبان میں سے کسی کو آپ ڈائریکٹ کریں کہ وہ مجھے ایشورنس دے، میرا دیر ڈگری کالج ہے، گرلز ڈگری کالج ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: عنایت صاحب! اگر Kindly ہم میڈم کی بات، پھر اس کے بعد آپ بات کر لیں، میڈم نے جو پوائنٹ Raise کیا ہے اس پہ میں گورنمنٹ سے بات کر لوں، اس کے بعد آپ بات کر لیں۔

جناب عنایت اللہ: اوکے جی، اگر دونوں پہ اکٹھے Respond کریں تو ٹھیک ہے، ویسے بھی مطلب۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگر ایک چیز ہے تو پھر اکٹھے۔۔۔۔

جناب عنایت اللہ: ایک تو نہیں ہے، ایجوکیشن ہی کے حوالے سے، میرا ایجوکیشن کے حوالے سے ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اسکے بعد، وہ پہلے پوائنٹ جو انہوں نے Valid raise کیا ہے، اسکے اوپر گورنمنٹ Reply کرے۔ جی کامران بنگش صاحب۔

جناب کامران خان بنگش (معاون خصوصی برائے سائنس و انفارمیشن ٹیکنالوجی): بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ جناب سپیکر! میں گورنمنٹ کے Behalf پہ سیکرٹری محکمہ ریلیف کو ہدایت کرتا ہوں کہ جیسے میڈم نے کہا ہے کہ کل کا جو فزیکل ٹیسٹ ہے، اگر اس میں کچھ Candidates کو کال لیٹرز نہیں گئے یا کوئی اور Formalities پوری نہیں ہوئیں تو ان کا جو فزیکل ٹیسٹ ہے اس کو دو ہفتے کیلئے منسوخ کرے اور جو تمام Applicants ہیں یا Candidates ہیں، ان کو جو بھی Required documents ہیں، جیسے میڈم نے نشاندہی کی ہے، وہ پہنچا دیں اور پھر اس کے بعد جو Codal formalities ہیں وہ پوری کریں۔ تھینک یو جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! آپ نے جس طرح بات کی ہے، لیکن آپ اجلاس کے بعد اپنے آفس سے ان کو فون کریں، Personally بھی ان سے کہیں اور یہ جو آپ نے کہا ہے دو ہفتے کیلئے آپ اس کو Suspend کریں گے تو آپ نے Suspend کرانا ہے، دو ہفتے کیلئے اسکو Postponed کریں تاکہ اس کے بعد تمام لوگوں کو یہ کال لیٹرز مل جائیں جی۔

معاون خصوصی برائے سائنس و انفارمیشن ٹیکنالوجی: جی سپیکر صاحب، ٹھیک ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اور یہ ایشورنس آپ نے دینی ہے کہ یہ کریں گے ان شاء اللہ۔

معاون خصوصی برائے سائنس وانفارمیشن ٹیکنالوجی: جی ضرور، ان شاء اللہ، تھینک یو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو، جی عنایت اللہ صاحب۔

جناب عنایت اللہ: بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ اپر دیر میں ایک 'ڈگری کالج فار گرلز' ہے اور اس کی جو ایڈمنسٹریشن تھی، وہ زیادہ Effective نہیں تھی لیکن ایک نئی پرنسپل چترال سے ٹرانسفر ہوئی ہے تو اس کے بعد کالج کی گورننس بہتر ہو گئی تھی اور انکی ایڈمنسٹریشن Effective تھی لیکن بدقسمتی یہ ہے کہ جب وہاں وہ ایڈمنسٹریشن کو مضبوط کرتی ہیں تو Within the college انکے خلاف پھر سازشیں شروع ہو جاتی ہیں اور وہ ان کے کالج سے ایک بندے کو ٹرانسفر کر کے، گریڈ 16 کے اسسٹنٹ کو ٹرانسفر کیا، انہوں نے ڈائریکٹریٹ کو بھی لکھا، ڈائریکٹریٹ نے آگے سیکرٹریٹ کو بھی کہا اور یہ سیکرٹریٹ کی ڈائریکشن پہ یہ ٹرانسفر ہوا ہے، یعنی حیرانگی کی بات یہ ہے کہ گریڈ 16 کا بندہ، یہ Competency ہے ہائر ایجوکیشن ڈائریکٹریٹ کی، لیکن سیکرٹریٹ سے اس کو Instructions issue ہوئی ہیں، ہم نے چیک کیا، ہائر ایجوکیشن ڈائریکٹریٹ سے میں نے چیک کیا تو انہوں نے کہا کہ یہ سیکرٹریٹ سے ہمیں Instructions ایشو ہوئی ہیں اور اب اس کالج کے اندر گروپنگ اور یہ ساری چیزیں چل رہی ہیں۔ جو کالج کی پرنسپل ہیں، جو ڈائریکٹریٹ ہے وہ سب اسی کے اوپر ہے کہ اس بندے کو واپس کیا جائے اور کالج کے جو انٹرنل معاملات ہیں اس میں کالج کو اپنا کام کرنے دیا جائے، سیکرٹریٹ سے اس میں Intervention، اس کو Micromanage نہ کیا جائے۔ میں صرف اتنا کہنا چاہتا ہوں کہ میں نے اس کو Investigate کیا ہوا ہے، یہ کسی ریٹائرڈ آفیسر کے کہنے کے اوپر کالج کے اندر مداخلت ہو رہی ہے اور سیکرٹری صاحب کو وہ Approach کرتے ہیں، سیکرٹری صاحب چیک کئے بغیر اس کو ڈائریکٹریٹ سے اپنے Aligned department سے چیک کئے بغیر یہ چھوٹی چھوٹی چیزیں کرتے ہیں اور اس کو Micromanagement، یہ تو Micromanagement ہے، اس سے گورننس بہتر نہیں ہو گی، اس لئے میں آپ کے Through ریکویسٹ کرتا ہوں کہ کامران بنگش صاحب سیکرٹری صاحب کو اسمبلی کا یہ پیغام پہنچائیں اور یہاں سے ان کو ڈائریکشن دیں کہ اس ٹرانسفر کو بھی کینسل کریں اور وہ جو پرنسپل ہیں ان کو کام کرنے دیا جائے، کیونکہ وہ کالج کو بہتر طور پر چلا رہی ہیں تو اس کو بہتر کرنے دیں اور اگر یہ نہیں ہوتا ہے تو پھر ہم اس کو Further agitate کریں گے، سچی بات ہے کہ یہ نامناسب ہے کہ سیکرٹریٹ سے کوئی

سسٹم، ایک Chain of command ہے، ڈائریکٹریٹ سے کالجز کنٹرول ہوتے ہیں، اسکا لوئر سٹاف کنٹرول ہوتا ہے، اوپر سے اگر Micromanagement شروع ہو جائے تو یہ مسئلہ پھر آگے نہیں چلے گا۔ میں یہ ریکویسٹ کرنا چاہتا ہوں اور اس کا Response سننا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب کامران بنگش صاحب۔

معاون خصوصی برائے سائنس وانفارمیشن ٹیکنالوجی: جناب سپیکر! جیسے آنریبل ممبر نے بات کی ہے اور وہ انکا حلقہ نیابت بھی ہے، حلقہ انتخاب بھی ہے، مجھے تھوڑا سا ٹائم دے دیا جائے، ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ سے میں Response لے لوں اسکے اوپر اور پھر جو انکے Concerns ہیں انکو ہم Accordingly دیکھ لیں گے۔

Mr. Inayatullah: Okay, Mr. Speaker, he should respond to me on Monday on floor of the House.

جناب ڈپٹی سپیکر: کامران صاحب! آپ Monday تک اس پر کام کریں اور Monday کو اس پہ آپ جواب دیں گے۔

معاون خصوصی برائے سائنس وانفارمیشن ٹیکنالوجی: جی جناب سپیکر، تھینک یو۔

جناب فیصل زیب: جناب سپیکر! ایک اہم مسئلہ ہے اور اس پر ہمیں بولنے کا موقع دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگر پہلے ایجنڈے پہ آجائیں، اس کے بعد، آنریبل اپوزیشن لیڈر صاحب بھی بیٹھے ہوئے ہیں، اس لئے کہ کافی لمبا ایجنڈا ہے اور ایجنڈے میں چودہ پوائنٹس میں سے ہم صرف اور صرف آٹھ پہ ابھی تک آئے ہیں، تو مطلب جو آپ نے ایجنڈا دیا ہے اس پہ بات کر لیتے ہیں، ایجنڈے کے بعد آپ کو بالکل میں ٹائم دیتا ہوں۔ ایک بندہ بات کرے ٹھیک ہے جی، کون کرنا چاہتا ہے، پہلے کون کرنا چاہتا ہے؟ جی ایم پی اے صاحب۔

جناب فیصل زیب: زمونږ د ډېر قابل احترام منسټر صاحب مائنز اينډ منرلز والا دلته موجود دے جی، ډاکټر صاحب، ما تقريباً يو درې څلور مياشتې مخکښې يو ايشو بار بار repeat کولو، سړی ته ځان هم بد ښکاری جی خو مجبوری ده، د ګورنمنټ طرف نه په هغې باندې هيڅ ايکشن نه اغستے کيږی، لکه جی ما دلته څلور مياشتې مخکښې هم يو خبره کړې وه، د ميډيا ملګرو ډېر مشکور يم په هغې باندې چې کوريج ورکړے وو چې ډېر Important issue وه، هغه د کوئلې کان د مزدورانو وه جی، اوس پرون نه بله شپه جی بيا په دره آدم خيل کښې د کوئلې په کان کښې بلاسټ شوے دے او شپږ کسان پکښې شهيدان شوی دی او

د دوؤ تعلق د سوات سره وو او څلورو د شانګلې سره وو جی۔ لاء منسټر ته مې دړې څلورپيرې په دې ځائے کښې اووئيل جی، هغوی طرف نه هم دا يو خبره راځی چې اوکے، مونږ په ديکښې خبره کوؤ، خو اوسه پورې زه په حساب کتاب پوهه نشوم او بله شپه چې کوم کسان وفات شوی دی، د ګورنمنټ طرف نه په هغې کښې هم څه Response نه دے راغلے، نو منسټر صاحب زما به يو ريکويسټ وی جی، تاسو شوکت يوسفزئی صاحب په کميټئ کښې اغستے، زمونږ ډير قابل احترام دے خو د هغوی داسې منسټری ده چې هغوی سره ټائم نشته، نو مهربانی اوکړئ چې په دې تاسو که څه پاليسی جوړوئ، که څه قانون جوړوئ، دا خلق رجسټرډ کوئ کوم چې په سندھ کښې او په حيدر آباد کښې او دې کوئلې مائينز کښې دی، چې دې خلقو څه نه څه ازاله خو کيږی جی۔ يقين اوکړئ چې مونږ د شرم نه اوس هغه خلقو دعاګانو له نشو تلے، هغوی وائی چې تاسو تقرير کړے وو په هغې کښې څه اوشو؟ نو زما به تاسو ته او ګورنمنټ ته ريکويسټ، ديکښې څه نه څه ددغه اوکړئ جی، مهربانی۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> ڈاکٹر امجد صاحب۔

<u>جناب امجد علی (وزیر معدنیات معدنی ترقی):</u> بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ بہت شکریہ، جناب سپیکر صاحب! ان کی بات صحیح ہے جو پچھلے دنوں واقعہ پیش آیا، اس میں Casualties ہوئی تھیں اور اس پہ ہماری جو ریسکیو ٹیم ہے وہ موقع پہ پہنچ گئی تھی اور انہوں نے وہ سارا ریسکیو آپریشن کامیابی کے ساتھ مکمل کیا۔ اب اس کیلئے جو امنڈمنٹس ہم لے کر آرہے ہیں ان شاء اللہ، وہ جو کیبنٹ کی سب کمیٹی بنی تھی، اس نے اپنی سفارشات بھیجی ہیں اور کیبنٹ نے اس کو Approve کیا ہوا ہے اور ان شاء اللہ جلد اسمبلی میں آئیں گی۔ جو ہم قوانین بنا رہے ہیں وہ Mines safety کے بارے میں ہیں تو ان شاء اللہ وہ جب اسمبلی میں آئیں گے تو ان شاء اللہ ان کو پاس کر کے پھر ان کو Implement کریں گے اور کان کنوں کے جو مسائل ہیں، ان کو ہم Priority basis پر ان شاء اللہ حل کریں گے۔ شکریہ۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> جی ایجنڈے پہ آتے ہیں، ایجنڈے کے بعد بات کریں گے، یہ کال اٹنشن نوٹس ہے جی۔

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

<u>Mr. Speaker:</u> Item No 5: Mr. Mehmood Ahmad Khan, MPA, to please move his call attention No. 259, in the House.

<u>جناب محمود احمد خان:</u> تھینک یو، جناب سپیکر! میں وزیر پلاننگ اینڈ ڈیویلپمنٹ کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ اے ڈی پی نمبر 2018-19.659/170357 Special package/ADP No.660/170358, projects اور اے ڈی پی نمبر 661170359 District Development Advisory Committee کو ابھی تک کوئی فنڈ مختص نہیں کیا گیا جس کی وجہ سے مذکورہ پراجیکٹس التواء میں پڑے ہوئے ہیں، ان سکیموں میں فنڈ مختص نہ ہونے کی وجہ سے اس پر کام شروع نہیں ہو سکا جس کی وجہ سے علاقے کے عوام کو کافی مشکلات کا سامنا ہے۔

جناب سپیکر صاحب! دا په شا ته اے ډی پی کښې مونږ ته هر ایم پی اے گانو ته پیسې ورکړې شوې، په درې پراجیکټو کښې خو تر اوسه پورې څه ریلیز اوشو او څه او نه شو، آیا پی اینډ ډی ډیپارټمنټ دې مونږ ته کلیئر کړی، حکومت دا کلیئر کړی چې دوئ ته به کله پیسې ورکړې شی؟ ځکه چې دا د هر ایم پی اے مسئله ده، پورا د هاؤس مسئله سپیکر صاحب، تر اوسه پورې لا مونږ ته دغه پراجیکټو ته ریلیز نه دے شوے۔ دا مو اوریدلې دی چې د حکومت والا پراجیکټو ته به ریلیز کیږی او د اپوزیشن والو ته به نه کیږی، سیکرټری پی اینډ ډی که راغلے وی یا د پی اینډ ډی ډیپارټمنټ منسټر دې مونږ ته دا واضح کړی چې د دوئ څه پلان دے؟ ځکه سپیکر صاحب، په هر کال، پورا کال اوشو آته نهه میاشتې تیرې شوې تر اوسه پورې دغه پراجیکټ ته یوه روپئی ریلیز نه ده شوے، آخر دا هاؤس والا دا ممبران ټول پریشان دی، مونږ نه پته کوی، ټهیکیدار کار نه کوی، پیسې شته نه حکومت سره، اول خو به دا بهانه وه چې وفاق پیسې نه ورکوی، اوس خو وفاق کښې هم ستاسو حکومت دے، په صوبه کښې هم ستاسو حکومت دے، دا پیسې څه شوې، چا یوړلې؟ وزیر خزانه دې مونږ دلته بریفنګ راکړی دې هاؤس ته دې، دا په درې اے ډی پی باندې دوئ بریفنګ راکړی چې آیا د دوئ څه اراده ده؟ سپیکر صاحب، مونږ خو دا نه پوهیږو چې پته کوی وائی ریلیز اوشو، اوس کیږی، کیبنټ نه Approve کیږی، سپیلیمنټری گرانټس ته رادرومی، مونږ ته دې منسټر صاحب هاؤس ته دې دا بریفنګ راکړی چې آیا دا هغه درې اے ډی پی کښې دوئ کله پیسې ورکوی، کله ئے نه ورکوی، اراده لری، نه لری؟ د هاؤس کښې ټولو ممبرانو ته دې بریفنګ ورکړی بیا به مونږ مطمئن کیږو، که نه وی نو دا توجه دلاؤ نوټس دې کمیټئ ته لاړ شی چې په دې باندې مونږ هلته خبرې اوکړو په

ډیټیل باندې۔ سیکرټری پی اینډ ډي دے راؤغواړی، فنانس دي هم راؤغواړی چې مونږ پوهه کړی چې دا پراجیکټې او د دې ټینډرې شویدی، کارونه شویدی او پیسې نشته، خلق ګرځی، نوې خو پریږده زړو له ولې نه لیدل، نوې خودې دلته پاتې شوې، په پښتو کښې یو مثال "ماته مې د رپاتې چې نورې نه کړې ماتېږے" نوې خو پریږده، زړو والا پیسې نه ملاویږی، چې زړو والا راکړئ بیا به په نوؤ خبرې کوؤ، مهربانی دې اوکړی مونږ ته دې دا خبره کلیئر کړی۔

جناب منور خان: جناب سپیکر صاحب! دې باندې زه هم خبرې کول غواړم ځکه چې-----

جناب ڈپٹی سپیکر: منور خان صاحب! ګورئ جی چې تاسو په دې باندې ایډجرنمنټ راوړئ نو په دې باندې به ډیټیل بحث پرې بیا اوکړو۔ ډاکټر امجد صاحب، پلیز۔

جناب منور خان: جناب! تاسو مونږ ته لږ ټائم راکړئ چې دا ډیره غټه مسئله ده او مونږ ټولو ممبرانو ته ده، تاسو مهربانئ اوکړئ جی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ټهیک ده جی، تاسو په خبرې اوکړئ۔

جناب منور خان: تهینک یو، جناب سپیکر! څه رنګه بیټنی صاحب تاسو ته خبره اوکړله، **الحمد لله** په پریویس ګورنمنټ کښې تاسو هم، زه ستاسو Attention غواړم سر، تاسو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: زه تاسو ته متوجه یم۔

جناب منور خان: نه جی، تاسو چې توجه نه وی بیا به څنګه، ما مطلب دا وو چې جی لکه په پریویس ګورنمنټ کښې تاسو هم موجود وئ او د دې پراجیکټ نه تاسو هم خبر یئ چې دا کوم سپیشل پیکیج دے، ډسترکټ ډیویلپمنټ کښې چې کوم سکیمونه دی، په هغې باندې تقریباً ففټی پرسنټ یا فورټی پرسنټ کارونه شویدی جناب سپیکر! هغې کارونه په Hanging position باندې دی لکه څه رنګه بټنی صاحب خبره اوکړله، یا خو لکه هغه کارونه شروع شوے نه وے او هغې ټهیکیداران چې کوم کارونه مونږه په کوم علاقې کښې شروع کړی دی هغې خلق نن دې حد پورې رسیدلے دے چې زمونږ ګریوانو ته لاس راچوی چې یره بهئی

نورې پیسې څه شوې؟ ما ته وائی چې یره بهئی ایم پی اے ګانو دا پیسې تاسو خوړلی دی که لا حکومت خوړلی دی؟ نو په دې باندې جناب سپیکر! زما هم مطلب دے چې یره بهئی دغه سکیمونه هغې کښې پراته دی لکه څه رنګه بټنی صاحب والا پراته دی، هلته به نور هم داسې ایم پی اے ګان هم وی، د هغوی هم سکیمونه پراته دی، Priority خو دا ده چې یره اول تاسو دا چې کوم Running سکیمونه جوړل، تاسو دا په دې Commitment کړے وو چې یره مونږ به هغې Running سکیمونو ته پیسې ورکوؤ، آیا که دا حالات وی چې مونږ سره په دې فلور باندې Commitment اوشی که هغې نه بعد څوک هم Responsibility نه اخلی، نن ما ته به جواب هم د مائنز والا منسټر ډاکټر صاحب د دې جواب راوکوی، د دوئ سره د دې خو څه تعلق هم نشته دے، دلته به دے ما ته په فلور باندې خبره اوکړی بس په هوا کښې به لاړه شی، مونږ دا وایو چې چرته Responsible کس چې د دې که هغې سره ئے کار وی۔۔۔۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: منور خان صاحب! تاسو ما نه زیات قابل احترام یئ، تاسو ته به زیاته پته وی، پخپله ایډوکیټ یئ وکیل یئ خو دا د کیبنټ Collective ذمه داری ده او چې کیبینټ کښې چې یو کس څوک هم ناست وی هغه Respond کولے شی۔

<u>جناب منور خان</u>: جناب سپیکر! زما مطلب دے چې تاسو د دې هاؤس کسټوډین یئ، مونږه به خبره تاسو نالج کښې راولو، د دې خلاف به چې کوم مطلب دے یره بهئی ایکشن اخلئ یا چرته کمیټی راغواړئ، ورله کمیټی جوړوئ، مونږ ه به تاسو ته خپل فریاد رسوؤ، ما ته خو به منسټر صاحب جواب راکړی، په هغې باندې زما تسلی به اوشی خو زه خو مطلب دے چې جناب سپیکر! په دې فلور باندې په اسمبلئ کښې تاسو د دې هاؤس کسټوډین یئ او تاسو به مطلب دے د دې Responsibility اخلئ چې دا کسان، دا ګورنمنټ دې شی ته مجبوره کړو چې دا Running سکیمونه چې کوم دی، پراجیکټ دی هغې اوکړی۔ تهینک یو جی۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: یو منټ جی، بټنی صاحب چې کومه خبره اوکړله، د هغوی خبره وه ټول ایم پی ایز د پاره چې هغه ټول فنډ ځی او چې بار بار پرې خبرې کوؤ، هم هغه یو شے دے، مین شے خبره د ټولو د پاره اوشوه جی، بیټنی صاحب ټول یاد کړل جی۔ ډاکټر امجد صاحب۔

جناب امجد علی خان(وزیر برائے معدنیات ومعدنی ترقی): شکریه، جناب سپیکر صاحب! بټنی صاحب چې کوم خبره د هغې متعلق کوی نو کوم Specific هغې د پاره چې کوم پی اینډ ډی ډیپارټمنټ نه ما ته چې کوم جواب راغلے دے نو هغکښې لیکلی دی، "صوبائی حکومت نے مالی سال 19-2018ء میں سالانہ ترقیاتی پروگرام میں ان تینوں اے ڈی پی سکیموں کیلئے تین سو ملین کی رقم مختص کی ہے اور اس مختص کردہ رقم کو مزید بڑھانے کیلئے سمری وزیر اعلیٰ خیبر پختونخوا کو ارسال کی گئی ہے۔" بټنی صاحب! دغه پی اینډ ډی ډیپارټمنټ که فرض کړه تاسو بیاهم په دیکښې څه دغه وی پی اینډ ډی ډیپارټمنټ سره به کښینو او څنګه چې زمونږ منور خان صاحب خبره اوکړله یا نور ملګری دا خبره کوی، دا خبره شته چې څه سیکیمونه Hang دی، فورټی پرسنټ، تهرټی پرسنټ، ففټی پرسنټ کارونه شویدی او باقی پاتې دی، نو په هغې کښې به خیر دے پی اینډ ډی ډیپارټمنټ سره به کښینو، تاسو به کښینئی، بټنی صاحب به شی، منور خان صاحب به شی، د هغوی نه به پرې څه دغه واخلو که فرض کړه او د هغې باوجود څه نه وو نو بیا تاسو څه قسم رولنګ په هغې باندې ورکوئ نو مونږ ته به دغه وی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی بٹنی صاحب۔

جناب محمود احمد خان: منسټر صاحب ډیر صحیح خبره اوکړه لیکن دا خو د اوس سکیمونه خو نه دی د شاته کال سکیمونه دی، منسټر صاحب دې دا واضح کړی، سیکرټری پی اینډ ډی تاسو چیک کړو چې راغلے دے، د پی اینډ ډی ډیپارټمنټ نه څوک راغلی دی چې آیا دغه سیکیمونو ته به ریلیز کله کیږی؟ دا سمری به کله Approve کیږی، دا خو مونږ اوورو، اول خو د وفاق خبره وه بیا د صوبې خبره ده، دا خو د ټول ایم پی ایز مسئله ده، دا خو واحد زما مسئله نه ده، دا د ټول اپوزیشن خبره ده سپیکر صاحب! دا شے دې کلیئر کړی۔ یو خو دې سیکرټری پی اینډ ډی اووائی چې د پی اینډ ډی ډیپارټمنټ نه راغلے، څوک دی؟ بل دې دا واضح کړی چې دا به ریلیز به دلته مونږ ته هاؤس کښې ایشورنس راکوی چې دا کوم سیکیمونه Completeشویدی سپیکر صاحب! دې ته به کله ریلیز کیږی؟ منسټر صاحب ته مونږ دا وایو چې دوئ دې پی اینډ ډی ډیپارټمنټ نه پته اوکړی چې راغلی څوک دی؟ او دا ایشورنس دې مونږ ته راکړی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بیتنی صاحب! زما خیال دے چې ډاکټر امجد صاحب خو ډیر واضح خبره اوکړله خو بیا هم هغوی Respond کوی، هغوی وائی چې سمری سی ایم صاحب ته تلې ده۔

جناب محمود احمد خان: سپیکر صاحب! دیکښې دې خالی ټائم پیریډ رااوښائی چې څومره ټائم پیریډ کښې به دا اوشی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: ډاکټر امجد صاحب۔

وزیر برائے معدنیات ومعدنی ترقی: پی اینډ ډی ډیپارټمنټ سره زه Consult کومه، بیا به زه تاسو ته جواب درکړم، ټهیک شو۔

جناب محمود احمد خان: او د پی اینډ ډی ډیپارټمنټ نه څوک راغلی دی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: ایډیشنل سیکرټری صاحب د هغوی ناست دے، ایډیشنل سیکرټری پی اینډ ډی ناست دے، هغوی خبره کوی، ټهیک شوه جی۔ دا بل کال اټنشن به Call attention No. 308, واخلو، تر هغې پورې به دوئ خبره اوکړی جی کنه۔

Mr. Khushdil Khan, MPA and Mr. Inayatullah Khan, MPA, to please move their joint call attention notice No. 308, one by one. Mr. Khushdil Khan.

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: سپیکر صاحب! آپ کا بہت بہت شکریہ۔ پڑھنے سے پہلے میں آپ کو عمرہ کی ادائیگی پر مبارک باد پیش کرتا ہوں، مبارک ہو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تھینک یو جی، مہربانی۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: آپ کی ٹوپی بھی بہت اچھی ہے، مبارک ہو، ہمیشہ پہن رکھیں۔

ہم وزیر برائے محکمہ ابتدائی وثانوی تعلیم کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتے ہیں اور وہ یہ کہ 'خیبر پختونخوا ایجوکیشن فاؤنڈیشن' محکمہ ابتدائی وثانوی تعلیم خیبر پختونخوا کا ایک ذیلی ادارہ ہے جس کے مطابق حال ہی میں اخبارات میں ایسے بیانات شائع ہوئے ہیں جس کے مطابق سکول سے باہر بچوں کیلئے 'اقراء فروغ تعلیم سکیم' کے تحت بذیعہ واؤچر کروڑوں روپے کا غبن ہو چکا ہے، اس کیلئے گھوسٹ سکولوں کے نام پر بھی ایک خطیر رقم نکالی گئی ہے، ان بیانات کی روشنی میں حکومت نے انکوائری مقرر کر کے ایم ڈی کو معطل کر دیا ہے، لہذا مذکورہ ایم ڈی نے محکمہ تعلیم کے اعلیٰ افسروں پہ الزامات لگائے ہیں اور اس نے یہ بھی

الزام لگایا ہے کہ اس سکیم میں جتنی بھی بے قاعدگیاں اور غبن ہو رہے ہیں اس کو مشیر تعلیم اور دیگر افسران کی آشیر باد حاصل ہے، لہذا اس معالے کی طرف توجہ دی جائے کیونکہ اس سے محکمہ اور لوگوں میں بے چینی پائی جاتی ہے۔

جناب سپیکر! افسوس کی بات ہے کہ یہ نوٹس تقریباً ایک ہفتے سے پہلے ہم نے فائل کیا ہے اور آج جو Advisor to Chief Minister for Education، وہ بھی نہیں ہیں، باقی منسٹر صاحبان تو ہیں لیکن آج ان کو ضرور آنا چاہیئے تھا کیونکہ انکے ڈیپارٹمنٹ میں، اور اس کرپشن کے بارے میں، This is very sensitive matter لیکن یہ نہیں آئے اور اگر آ سکتے ہیں تو آ جائیں کیونکہ اس پر ہم باتیں کریں گے۔ اگر آپ مجھے اجازت دیتے ہیں تو میرے ہاتھ میں ایک لیٹر ہے، And this was signed by the MD، میں اس کو پڑھنا چاہتا ہوں کیونکہ اس میں بہت سی باتیں ہیں۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: میڈم ملیحہ! آپ سیٹ پر بیٹھ جائیں جی، اپنی سیٹ پر بیٹھ جائیں۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ</u>: اجازت ہے اس کو پڑھ سکتا ہوں؟
Mr.Speaker, if you allow me to read this letter?

<u>جناب ڈپٹی سپیکر</u>: جی۔

<u>Mr. Khushdil Khan (Advocate)</u>: Okay, thank you. This is a note of irregularity and corruption in ‘ESPF’. I attend Elementary and Secondary Education Foundation Khyber Pakhtunkhwa as M.D on 1st August 2017, before that I have remained D.G National Commission for Women Development and CEO Pakistan Human Development Fund, with similar responsibilities at national level. Within first few months, I found that ‘ESPF’ is fraud with irregularity and corruption, some of the more serious issues are highlighted as under:-

A Bank fraud took place in 2012; a reference of Rs. 116 million has been filed by the Ehtisab Commission, سر، اگر آپ because یہ قوم کا پیسہ ہے، نوٹ کرنا چاہیں تو نوٹ کر لیں Serious irregularity was detected in ‘Rokhana Pakhtunkhwa Taaleemi Voucher Program’ on September 2018. Ehtisab Commission filed a reference again the corruption of Rs. 214 million against Deputy Managing Director, Director Finance and Training Co-coordinator. I prove the matter and sent a report to Secretary ‘ESED’ in March 2018 with a request to conduct a

detailed audit. Despite clear directives of the board, no inquiry or audit was conducted. In ‘Voucher Scheme’, I found serious irregularities with the involvement of official. It is very important to note that out of ninety schools, seventy were found ghost schools and out of fourteen thousands students, eleven thousands are fake. Total students shown enrolled by ‘ESDF’ were forty one thousand but after validations, it is found that twenty one thousand students are shown enrolled by ‘ESDF’, twenty one thousands students are fake and an estimated amount of Rs. 230 million was misappropriated. The Provincial Inspection Team has conducted inquiry and has submitted its report to the Chief Minister; NAB has also initiated an inquiry in the matter. No audit of ‘ESEDF’ has been conducted in the last ten years that since 2008, no rule exists, financial, HR procedure, recruitment and administrative rule as a course I appointed if financial and carry out audit board of director etc. On February 17, it is very important, 2019, in 25th Board of Director meeting, all the above matters including four major cases of corruption were on the agenda but the board completely ignored the agenda, created pandemonium and started attacking me. Advisor to Chief Minister on Education, Mr. Ziaullah Bangash chaired the meeting and Mr. Taimur Khan Jhagra, Finance Minister of Khyber Pakhtunkhwa, also participated in the meeting. I found them helpless, I was asked to leave the meeting and in my absence a total illegal decision was taken by the board to suspend my service,

جناب عالی! موجودہ حکومت کا ایجنڈا یہ ہے کہ بدعنوانی کو ختم کرنا، کرپشن ختم کرنا اور دوسری طرف جو میں نے پڑھ لیا تو This is a question of fact کیونکہ اخبارات میں آیا ہے کہ ایک ایسا ادارہ جو سکولوں سے باہر جتنے بھی بچے ہیں، ان کو تعلیم دلانے کیلئے جو کہ، It is a requirement of fundamental rights under Article 25- A of the Constitution اور اگر آپ نے دیکھا ہو تو پرسوں کے اخبار میں بھی آیا ہے کہ ہمارے چیف جسٹس آف سپریم کورٹ نے بھی اس پر فیصلہ کیا تھا کہ یہ حکومتوں کی کمزوری ہے کہ وہ Article-25 کیوں نہیں Implement کرتے؟ تو سر! آپ نے دیکھ لیا کہ یہ کن کے پیسے ہیں؟ یہ ہمارے غریبوں کے پیسے ہیں، ہمارے ٹیکسز کے پیسے ہیں اور پھر یہ اتنی بے دریغی سے کرپشن ہو رہی ہے مگر ابھی تک حکومت نے اس پر، موجودہ حکومت نے، جس کا یہ نعرہ ہے، ان کا ایجنڈا ہے کہ کرپشن کو ختم کرنا، تو کیا کرپشن اس طرح ختم ہو گی؟ ابھی تک کوئی انکوائری نہیں ہوئی ہے، کوئی

رپورٹ نہیں آئی ہے، اس میں کسی کو ابھی تک نیب کے حوالہ نہیں کیا ہے، انسپکشن ٹیم کی رپورٹ آئی لیکن کچھ بھی نہیں ہوا۔ تو سر! یہ آپ دیکھیں کہ یہ کروڑوں روپے کی کرپشن ہے، جب آپ اکتالیس سٹوڈنٹس، اس میں صرف 21 سو سٹوڈنٹسFake ہیں، اس میں Ninety سکولوں میں سے ستر سکول جو ہیں وہ گھوسٹ ہیں، صرف Thirty سکولز، تو اس پر میری یہ ریکویسٹ ہوگی، اس ہاؤس سے بھی، آپ سے بھی کہ اس کیلئے ایک سپیشل کمیٹی تشکیل دی جائے تاکہ، Let to deliberate it, to discuss it and probe the matter that where is the fault? کہ کہاں پر اور کون کون سے لوگ اس میں ملوث ہیں تاکہ اس میں دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے؟ تو میں یہ ریکویسٹ کرونگا کہ ایک سپیشل کمیٹی بنائی جائے۔ تھینک یو سر۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> عنایت اللہ صاحب۔

<u>جناب عنایت اللہ:</u> میں آپ کا مشکور ہوں، جناب سپیکر صاحب! میں بھی آپ کو دوسرے ساتھیوں کی طرح مبارک باد پیش کرتا ہوں، عمرے سے آنے پر مبارک باد پیش کرتا ہوں، میں سمجھتا ہوں کہ آپ چونکہ عمرے سے آئے ہیں، آج ہمارا یہ جو کال اٹنشن نوٹس ہے، آپ اس کو غور سے سنیں گے اور جو ہماری ڈیمانڈ ہے اور تحریک انصاف کی جو پالیسی ہے Good governance کی اور کرپشن فری پاکستان کی، یہ اسی کی لائن میں ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ آپ ہمیں Encourage کریں گے، مجھے اور خوشدل خان کو Encourage کرینگے کہ ہم آپ کے اس ایوان کے اندر ایسے ایشوز اٹھاتے ہیں جس سے آپ کا ایجنڈا Promote ہوتا ہے، وہ آگے جاتا ہے۔ یہ جو کال اٹینشن نوٹس ہم لے آئے ہیں، یہ ایک بہت بڑی سٹوری ہے، بریکنگ نیوز بھی، یہ 'جیو نیوز' اور باقی ٹیلی ویژن چینلز پر چلی ہے اور حیرانگی کی بات یہ ہے کہ وہ ایم ڈی یہ کہہ رہا ہے کہ میں نے انکوائری کی اور میری انکوائری کے بعد معلوم ہوا کہ آٹھ دس سالہ آڈٹ نہیں ہوا تھا، میری انکوائری کے بعد یہ بھی معلوم ہوا کہ 90 میں سے 70 سکولز جو ہیں وہ گھوسٹ ہیں، اس انکوائری کے بعد معلوم ہوا کہ اکیس ہزار طالب علم جو ہے وہ Missing ہیں، وہ نہیں ہیں، ان کو پیسے تو ملے ہیں لیکن طالبعلم گراؤنڈ پر نہیں ہیں۔ پیسے کوئی اور کھا گیا گیا ہے اور کروڑوں روپوں کا غبن ہے اور یہ ساری Irregularities جو تھیں وہ میں نے حکومت کے نوٹس میں لائیں، میں نے مشیر صاحب کے نوٹس میں لائیں، میں نے سیکرٹری صاحب کے نوٹس میں لائیں، میں نے یہ ساری چیزیں چیف سیکرٹری کے نوٹس میں بھی لائیں اور وہ کہہ رہے تھے کہ اس کے بعد میں نے لیٹر لکھا، میں نے چیف منسٹر کو لیٹر لکھا کہ یہ یہ Irregularities ہیں

اور میرے لیٹر کے اوپر چیف منسٹر صاحب نے پراونشل انسپکشن ٹیم کو یہ کام سونپ دیا اور پراونشل انسپکشن ٹیم نے میری جو ساری Findings تھیں ان کو درست قرار دیا لیکن ساتھ یہ بھی Recommend کر دیا کہ اس کو بھی ہٹا دیں۔ اچھا میں نے یہ Irregularities پوائنٹ آؤٹ کیں، میں نے حکومت کو یہ ساری چیزیں پوائنٹ آؤٹ کیں، اس کے نتیجے میں Mala fide کے نتیجے میں مجھے بھی ہٹا دیا گیا اور میری جو Findings ہیں ان پر کوئی ایکشن نہیں لیا گیا۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ بہت بڑا کیس ہے، بہت بڑا فراڈ اس میں لگ رہا ہے اور یہ بہت بڑی کرپشن لگ رہی ہے اور میرا خیال ہے سپیکر صاحب! یہ آپ کی گورنمنٹ کو Damage کر رہی ہے، یہ آپ کی گورنمنٹ کو Damage کر رہی ہے، اس لئے اگر ہم یہ مطالبہ کریں گے اور مطالبہ کر رہے ہیں کہ اس پر پارلیمنٹری کمیٹی بنا دی جائے اور اس پورے معاملے کو Prove کیا جائے۔ دیکھیں! اس میں آپ کے مشیر تعلیم صاحب جو ہیں ان کا نام آرہا ہے، آپ کے مشیر تعلیم صاحب کا نام آرہا ہے، تو میں نہیں کہتا کہ آپ کے سارے منسٹرز اور وہ اس کے اندر ان کا کوئی مسئلہ ہے لیکن جب ان کا نام آگیا تو میرا خیال ہے کہ اس کو Probe کیا جائے اور پوری طرح Probe کیا جائے، جو اسمبلی کی کمیٹی کی Findings اور Recommendations ہیں ان Recommendations پر عمل کیا جائے، اس سے یہ ایک ڈائریکشن ملے گی اور آئندہ کیلئے اگر کسی نے کوئی غلط کام کیا ہے تو وہ نہیں کریگا، اگر غلط کام نہیں کیا ہے تو حکومت کی پوزیشن بھی واضح ہو جائے گی۔ پارلیمنٹری کمیٹیز میں کون ہوتے ہیں؟ پارلیمنٹری کمیٹیز میں حکومت کی میجارٹی ہوتی ہے، پارلیمنٹری کمیٹیز میں حکومت کے زیادہ لوگ ہوتے ہیں، حکومت کے منسٹرز ہوتے ہیں، حکومت کا منسٹر اس کمیٹی کو چیئر کرتا ہے، اس لئے اگر ہم اس قسم کے بڑے ایشوز کے اوپر پارلیمنٹری کمیٹی کا مطالبہ کرتے ہیں تو میرا خیال ہے کہ بغیر کسی Resistance کے آپ کو ماننا چاہیئے اور ہمارے منسٹر صاحبان کو اس پر Response کرنا چاہیے اور ابھی اسمبلی سے ہم ان کے نام فائنل کر کے آپ کو دیں گے، آپ خود اپنی طرف سے نام دے دیں، اس کو Approve کر کے وہ کمیٹی بنا دیں، اس کے بعد پوری Investigation ہو جائے گی۔ میں آپ کا بہت زیادہ مشکور ہوں۔

<u>جناب اکرم خان درانی (قائد حزب اختلاف):</u> جناب سپیکر صاحب۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> اکرم خان درانی صاحب۔

<u>قائد حزب اختلاف:</u> جناب سپیکر صاحب! ایک تو آپ کو عمرے کی سعادت مبارک ہو، اور جس طرح عنایت اللہ خان نے کہا کہ وہاں پر جب آدمی جاتا ہے ناں، تو پچھلی کوتاہیوں پر بہت زیادہ روتا ہے اور جب تازہ

آتا ہے تو اس کی نیک نیتی کی طرف اور شفافیت کی طرف گہری نظر ہوتی ہے۔ چونکہ یہ مسئلہ انتہائی سنگین ہے اور میں نے خود بھی اس پر کافی تیاری کی تھی لیکن میرے خیال میں خوشدل خان نے وہ سارے پوائنٹس آپ کے سامنے رکھے جو ایم ڈی صاحب نے ٹی وی چینلز پر اور چیف منسٹر کو بھی لکھے۔ ابھی مسئلہ یہ ہے کہ اگر کوئی ایک اچھا آفیسر کرپشن کی نشاندہی کرتا ہے تو پھر اس کو انعام کے بجائے اس کو سزا دی جاتی ہے کہ اس کو ہٹایا جائے۔ میں تو ہاؤس کی طرف سے یہ بھی ڈیمانڈ کروں گا کہ چونکہ ابھی اس کی انکوائری ہو گی، یا تو ایم ڈی کو بھی آپ بحال کریں کہ وہ اپنی بات صحیح طریقے سے ہمارے سامنے پیش کریں اور یا پھر جو سیکرٹری پر الزام لگا ہے اور سیکرٹری کا By name انہوں نے الزام لگایا ہے، کوئی اس طرح بھی نہیں، اور مشیر تعلیم پر بھی نام لیکر الزام لگایا ہے، تو یا تو پھر انکوائری سے پہلے مشیر سے بھی یہ محکمہ لیا جائے تاکہ یہ انکوائری صاف شفاف ہو جائے اور ساتھ ہی سیکرٹری کو بھی اس وقت تک معطل کیا جائے۔ چونکہ جب تک مشیر تعلیم بیٹھا ہو، سیکرٹری بیٹھا ہو تو پارلیمانی کمیٹی جتنی بھی کوشش کرے گی، شفافیت اس انداز میں نہیں آئے گی، تو میرا مطالبہ یہ ہے کہ ایم ڈی صاحب کو آپ موقع دے دیں، گورنمنٹ موقع دے اور وہ آئے اور اپنی بات کر لے اور اس کے بعد سپیشل کمیٹی بنا کر فوری طور پر، چونکہ اس معاملے کو ہم اس طرح نہیں چھوڑ سکتے، اس پر آپ ہمیں ابھی ابھی رولنگ دیں اور ایک کمیٹی کا، اور دوسرا یہ ہے کہ اگر ایک آفیسر نیک نیتی سے کام کرتا ہے اور اس نے نشاندہی کی ہے ان سب کاموں کی، ان 116 ملین کی اور تقریباً 21 ہزار سٹوڈنٹس کی جن کے صرف نام ہیں، تو میرے خیال میں ایسے آفیسر کو ہمیں شاباش دیں گے کہ اس میں اتنی جرات ہو کہ کم از کم وہ چیف منسٹر کو بھی خط لکھے اور یہ بھی کہ بورڈ کی میٹنگ ہے اور بورڈ کی میٹنگ کو اس لئے معطل کیا جاتا ہے کہ اس میں یہ چیزیں سامنے آئیں گی۔ تو چونکہ یہ بڑا اہم ہے اور اس اہم مسئلے پر ہم آپ سے یہی درخواست کریں گے کہ فوری طور پر اس پر کمیٹی بھی ہو، لیکن ساتھ ہی میری یہ بات بھی ہے کہ اگر یہی سیکرٹری ہو، یہی مشیر تعلیم ہو تو پھر وہ اسے دبانے کی کوشش کریں گے، کلیئر پوزیشن پر اس کو اس وقت تک، یا پھر ایم ڈی کو بھی بحال کریں تاکہ کمیٹی تینوں کو ایک ہی ٹائم پہ بلا لے۔ تھینک یو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر کنسرنڈ جواب دے دیں۔

میاں نثار گل: جناب سپیکر صاحب! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب منور خان: جناب سپیکر۔۔۔۔۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر۔۔۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میرے خیال سے سب جو باتیں ہیں، وہ ایک ہی پوائنٹ پر آتی ہیں تو۔۔۔

(مداخلت)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی۔

میاں نثار گل: جناب سپیکر! تقریباً دو تین دن پہلے سٹینڈنگ کمیٹی کی میٹنگ تھی، ایلیمنٹری ایجوکیشن کا ایجنڈا اس میں شامل تھا، بابک صاحب اس کے گواہ ہیں، میرے پاس اس کے متعلق کافی مواد تھا لیکن مجھے بولنے نہیں دیا گیا کہ یہ معاملہ ابھی ایجنڈے میں نہیں ہے جبکہ Already ایلیمنٹری ایجوکیشن فاونڈیشن ایجنڈے میں تھا، مجھے کہا گیا کہ پھر آپ اسمبلی میں اٹھیں، اسمبلی میں بات کریں، پھر آپ ادھر بات کر سکتے ہیں۔ جناب سپیکر! میں بتانا چاہتا ہوں کہ تقریباً اس میں 21 کروڑ کا غبن ہوا ہے، میں مواد بھی دے سکتا ہوں، چھ ڈسٹرکٹ ہیں، مانسہرہ ڈسٹرکٹ کی میں آپ کو مثال دوں گا، 147 لوگوں کو ڈیلی ویجز پر رکھا گیا ہے، تین ہزار روپے Per head انہوں نے ایسا کیا ہے کہ سکول سے بچوں کے نام Collect کئے ہیں، پھر گھوسٹ سکول بنایا اور ان بچوں کے ووچر کے نام سے وہ پیسے نکالے، جب میں تین منٹ تک بول رہا تھا تو مجھے کہا گیا کہ آپ نہیں کہہ سکتے اور اس پر ان ووچر والوں نے، جن کا ایگریمنٹ ہے، سکول ان کے نام پر ہے، وہ ایگریمنٹ بھی میں کمیٹی میں لے کر آؤں گا جناب سپیکر! ایک آفیسر کہنا چاہتا ہے کہ میں نے غبن نہیں کیا ہے اور ایک ممبر اسمبلی فلور پر یا سٹینڈنگ کمیٹی میں مواد کے ساتھ وہ بات پیش کرنا چاہتا ہے، پھر اس کو رکوایا جاتا ہے، کیا وجہ ہے؟ ہم تو کہتے ہیں کہ کرپشن کو بند ہونا چاہیئے، ہم تو کہتے ہیں کہ جدھر بھی کرپشن ہو اس کو ظاہر ہونا چاہیئے، آپ کو میں Six districts، اس کے پورے بچوں کے نام، بمعہ سکولوں کے نام، بمعہ اس کی رجسٹریشن کی تاریخیں، آپ کے سامنے رکھوں گا۔ میں نے یہ بھی ریکویسٹ کی کہ اگر اس میں کوئی غلطی ہو تو وہ Proof میں پیش کر سکتا ہوں۔ جناب سپیکر! اس سٹینڈنگ کمیٹی میں ایڈوائزر صاحب بھی بیٹھے ہوئے تھے، چیئرمین صاحب بیٹھے ہوئے تھے جو کہ ابھی نہیں آئے، وہ بھی تھے، سیکرٹری صاحب بھی تھے، بابک صاحب اس بات کی گواہی دیں گے کہ مجھے پھر بولنے نہیں دیا گیا اور میری زبان بند رکھی گئی، ورنہ یہ آج اسمبلی میں نہ اٹھتا، میں کہنا چاہتا ہوں کہ اس کیلئے سپیشل کمیٹی ہو، ہو سکتا ہے کہ غبن نہ ہو، ہو سکتا ہے کہ صاف ستھرے ہوں، اکتالیس ہزار بچوں کے ساتھ دھوکہ کیا گیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! وائنڈ اپ کر لیں، اس لئے کہ ایجنڈا ابھی بھی ہم نے سٹارٹ نہیں کیا اور کافی لمبا ہو گیا ہے، میں گورنمنٹ کی طرف سے، کامران بنگش صاحب۔

جناب سردار حسین: جناب سپیکر صاحب۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ایک منٹ جی، بابک صاحب! خوشدل خان صاحب نے کال اٹنشن، آپ کی پارٹی کے ہیں، انہوں نے پوائنٹ Raise کیا ہے، عنایت اللہ صاحب نے بات کی، اپوزیشن لیڈر صاحب نے بات کی، میاں صاحب نے بات کی، بات ایک ہی ہے۔

جناب سردار حسین: سپیکر صاحب! بس ایک بات کرنا تھی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی جی۔

جناب سردار حسین: مهربانی جناب سپیکر۔ ستاسو عمره مو مبارک شه، بالکل څنګه چې میاں صاحب خبره اوکړه، سټینډنګ کمیټی کښې بریفنګ وو چې کوم ایجوکیشن فاونډیشن دے، جناب سپیکر! او بیا دوه درې نکتې زه داسې وئیل غواړمه چې دا ډیرې زیاتې، کامران خان ناست دے دلته، اولنئ خبره خو داچې دا کوم ایم ډی باندې حکومت دومره لوئے الزامونه اولګول، دا ایم ډی چې دے دا هم د پی ټی آئی تیر حکومت Appoint کړے دے او دا هم د هاؤس په انفارمیشن کښې راوستل غواړم معلوماتو د پاره چې د هغه د Appointment خلاف د پی ټی آئی په حکومت کښې، ډیرمتاثره خلق نیب ته تلے دے، دا هم چې څان سره نوټ کړئ او بله Interesting خبره دا چې حکومت ایم ډی سسپنډ کړو، اوس چې یو افسر سسپنډ شی، د هغه په ځائے باندې بل افسر چې کښیناستو نو هغه به تنخواه د کوم ځائے نه اخلی، نو د کوم Rules مطابق او د کوم قانون مطابق؟ یو Suspended post چې دے دا خو دلته خوشدل خان هم ناست دے، سپیکر صاحب! تاسو په دې پوهیږئ چې هغه صرف په هغه خپله کرسئ نشی کښیناستے۔ دویمه، دریمه خبره جناب سپیکر! دا تاسو اوګورئ چې سټینډنګ کمیټی دلته، ظاهره خبره ده په اسمبلی کښې تاسو وایئی چې ټائم نه وی، په سټینډنګ کمیټی کښې ما دا خبره اوکړه چې د دنیا په کوم قانون کښې Unheard, unheard چې په یو افسر باندې الزام دے، ته به هغې افسر له موقع ورکوې چې هغه راشی او متعلقه فورم ته خپله خبره اوکړی، جناب سپیکر! ماته مشیر تعلیم صاحب وائی چې هغه افسر له مونږه دومره اهمیت نه ورکوؤ، دومره غیر ذمه دارانه جواب د هغه مشیر تعلیم جناب سپیکر! خو د ټولو نه اهمه خبره جناب سپیکر! چې زه کول غواړم، هغه دا

چې زمونږه وزیر اعظم صاحب په ټول ملک کښې چې د دې اسمبلئ نه مونږه کوم قانون Whistleblower پاس کړو، د هغې کریډټ په باقی دریو صوبو کښې اخستل غواړی او اوس ما سټیټمنټ کتلو، په تیر وخت کښې چې وائی چې دا قانون زه په مرکز کښې هم راوستل غواړم جناب سپیکر! د هغه قانون په رنړا کښې چې کوم افسر یا کوم فرد د کرپشن نشاندهی اوکړه او هغه کرپشن ثابته شونو دیرش پرسنټه د هغې اماؤنټ چې دے دا چې چا نشاندهی کړی ده جناب سپیکر! دا به هغه ته ملاویږی خو دلته خو خبره الټا ده، په تیر حکومت کښې په خیبر بینک کښې د خیبر بینک پنځو افسرانو د کرپشن نشاندهی اوکړه نو د هغه پینځه افسرانو د سروسز نه اوشو جناب سپیکر! په دې حکومت کښې د پی ټی آئی د Removal اکیس کروړو روپو نشاندهی هغه کړې ده جناب سپیکر! نو هغه ئے سسپنډ کړو۔ جناب سپیکر! دا داسې سوالونه دی چې دا ډیر لوئے Question mark دے جناب سپیکر! د پی ټی آئی په هغه دعوؤ باندې په هغه نعرو باندې، په هغه وعدو باندې د کومو په بنیاد باندې چې دوئ د خلقو نه ووټ اغستے دے، نو دا درې څلور سوالونه داسې دی چې دا جواب غواړی جناب، لهذا زه بیا بیا دا خبره کوم چې کله دلته د کرپشن خبره راشی دا د دې شمارې په بنیاد باندې جناب سپیکر! حکومتی خلق هغه موشن زمونږ Defeat کړی، وائی دا دې کمیټئ ته لاړ نه شی، نو دوئ فرار کوی، دوئ تښتی، دوئ تښتی، زما دا خیال دے چې لیډر آف دی اپوزیشن، دوه موؤرز، میاں صاحب محترم چې د سټینډنګ کمیټی ممبر دے، زه هم د سټینډنګ کمیټی ممبر یمه چې په حکومت کښې غلا نشته حکومت د کرپشن خلاف حکومت احتساب کول غواړی، حکومت اقرباپروری نه کوی نو بیا کمیټی جوړه کړئ چې دا د 21کروړو روپو دا الزام چې په حکومت لږیدلے دے Mismanagement شوے دے چې د دې پته اولګی او اسمبلئ ته رپورټ راکړی جناب سپیکر۔

(تالیاں)

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: جناب سپیکر صاحب! په دې خبره زه هم یو خبره کوم، یو منټ راکړئ۔

جنابِ ڈپٹی سپیکر: میډم! یو منټ نه زیات به نه کوئ جی، جناب کامران خان بنگش صاحب! خپل مائیک ته واؤړئ، کامران صاحب، خپل مائیک ته واؤړئ۔

جناب کامران خان بنگش (معاون خصوصی برائے سائنس و انفارمیشن ٹیکنالوجی): بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَـٰنِ ٱلرَّحِيمِ۔ سپیکر صاحب! جیسے ابھی تھوڑی دیر قبل میڈم نگہت اورکزئی صاحبہ نے ریسکیو 1122 کے اوپر بات کی تھی تو ڈیپارٹمنٹ سے جواب آگیا ہے اور 25 تاریخ تک وہ پورا پراسیس روک دیا گیا ہے۔ جناب سپیکر! بہت Important issue کی طرف اپوزیشن لیڈر عنایت اللہ خان صاحب اور خوشدل خان صاحب نے نشاندہی کی ہے، مجھے جو ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے جواب آیا ہے جناب سپیکر! کہ 7 فروری، 2019 کو ایلیمنٹری اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن فاؤنڈیشن کی جو بورڈ کی میٹنگ تھی، اس میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ ذوالفقار احمد صاحب جو ہیں ان کو سسپنڈ کیا جائے۔ اس کے پیچھے وجوہات تھیں، اس میں کافی تفصیل ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے آچکی ہیں۔ میاں صاحب نے جس معاملے کی طرف نشاندہی کی ہے وہ ڈائریکٹر مانیٹرنگ کی ایک رپورٹ ہے 08-03-2018 کی، جس میں کہا گیا تھا کہ مانسہرہ کے 90 سکولز جو ہیں وہ ان میں کرپشن کی Allegations تھیں اور اس میں کچھ گھوسٹ سکولز بھی تھے، اس میں کچھ اس طرح کے مسائل بھی تھے کہ ادھر Enrollment real نہیں تھی، تو ڈائریکٹر مانیٹرنگ نے ایم ڈی کو جو ذوالفقار صاحب ہیں، ایکس ایم ڈی، انہوں نے پوری رپورٹ جمع کرائی جس میں آڈیو ریکارڈنگ بھی شامل تھی اور ان کو بتایا گیا کہ ان 90 سکولوں کو Payment نہ کی جائے، تاہم اس کے باوجود ایم ڈی صاحب نے 35.47 ملین روپے ریلیز کئے، تو یہ ایک Serious allegation تھا جو کہ بورڈ کو Present کی گئی، اٹانومس باڈی ہے، بورڈ کی پوری ایک Composition ہے، اس حوالے سے اس میں Decisions لئے جاتے ہیں اور بورڈ کی یہ پاور ہے کہ ایڈمنسٹریٹو اور Financial issues کو وہ دیکھ لے۔ ایک تو اس میں یہ بڑی Important بات تھی، دوسرا جناب والا! Misuse of authority کے کافی Allegations سابق ایم ڈی صاحب کے اوپر ہیں، جیسا کہ میاں نثار گل صاحب کے پاس انفارمیشن ہو گی کہ ڈیلی ویجز پہ لوگوں کو بھرتی کیا گیا تھا، Without proper procedure، اسکے علاوہ انہوں نے بورڈ کی Approval کے بغیر Signatories کو Change کیا تھا، تو یہ ایک Important issue تھا کہ بورڈ کو اعتماد میں نہیں لیا گیا تھا۔ اس کے علاوہ میرے پاس جو اس کا Answer ہے Misuse of authority کا، Setting aside all the senior staff and give the charge to three accountants for his

ulterior motives. انہوں نے تین اکاونٹنٹس کو چارج دیا تھا سینیئر آفیسرز کو بائی پاس کرنے کے بعد
Some of the senior staff was suspended while the other barred from
the activities ان کو کام نہیں کرنے دیا جارہا تھا اور بورڈ کو بھی اس حوالے سے کسی قسم کی انفارمیشن
نہیں دی جارہی تھی جناب سپیکر! اسکے علاوہ ان کے اوپر In competency کے کافی الزامات ہیں جس
میں تقریباً 3.2 ارب روپے کا Surrender ہے، انہوں نے ان کو یہ ذمہ داری دی تھی کہ دو لاکھ پچیس ہزار
جو Out of school children ہیں انکی Enrollment کی جائے، Far-flung areas میں جہاں
پہ سکولز نہیں ہیں، کمیونٹی سکولوں میں ان کو ایڈجسٹ کیا جائے اور پندرہ ہزار Fixed pay کے اوپر ان
ٹیچرز کو بھرتی کیا جائے اور وہ Out of School children's کو کمیونٹی سکولوں میں ایڈجسٹ کریں،
یہ ساری ذمہ داریاں ان کو بورڈ نے دی تھیں۔ تاہم 3.2 ارب روپے Without utilization انہوں
نے Surrender کر دیئے ہیں جو کہ ان Out of School دو لاکھ اکیس ہزار بچوں کے ساتھ زیادتی تھی
اور انکی Proper planning اور Proper working نہ ہونے کے وجہ سے وہ پیسے انہوں نے
Surrender کر دیئے۔ تو یہ اصل مسئلہ جو ہے وہ ان 3.2 ارب روپوں کا ہے جو انہوں نے Surrender
کر دیئے تھے اور بورڈ کو اس کے اوپر Serious concerns تھے۔ جناب سپیکر! دوسرا بورڈ بار بار ان
سے کچھ ریکارڈ اور ڈیٹا کی ڈیمانڈ کرتا تھا جس میں اسے کچھ Financial administrative affairs کو
دیکھنا تھا جو کہ بورڈ کی اتھارٹی ہے، تاہم یہ بورڈ میں ان ایجنڈا آئٹمز کو لے کر آتے تھے جو نیب پراونشل
انسپکشن ٹیم اور احتساب کمیشن میں پینڈنگ تھے، تو بورڈ کے پاس اس بارے میں کسی قسم کی اتھارٹی نہیں تھی
کہ وہ ان ایشوز کو ڈسکس کر سکے، تاہم بورڈ ممبرز جن جن مسائل کی نشاندہی کرتے تھے وہ ان کو مکمل Ignore
کیا کرتے تھے کیونکہ انکے اپنے Ulterior motives تھے۔ جناب عالیٰ، ان صاحب نے تقریباً چودہ ملین،
Sorry 1.4 ملین روپے انہوں نے ٹی اے / ڈی اے کی مد میں لئے ہیں اور اس کی Performance
آپ دیکھ لیں کہ تین اعشاریہ دو ارب روپے وہ مکمل طور پر Surrender کر دیتے ہیں جو کہ غریب بچوں کا
حق ہے۔ اس کے علاوہ ان کے اوپر ایک تو جیسے میں نے Irregular ٹی اے / ڈی اے کی بات کی، پھر
انہوں نے سکولوں کو Direct payments کیں اور اب ان Payments کے Against وہ یہ کہہ رہے
ہیں کہ یہ ایک سکینڈل ہے، حالانکہ یہ انہی کے دور میں ہوا تھا، میرے معزز ممبران کو پتہ ہوگا کہ اٹانومس
باڈیز میں میجارٹی اختیارات ایم ڈی کے پاس ہوتے ہیں اور وہ بورڈ کا سیکرٹری ہوتا ہے، جب انہوں نے
Payment کر دی اور اسی Payment کو اب وہ سکینڈل بنا رہا ہے اور ان چیزوں کو وہ جا بجا، حالانکہ وہ خود

اس کی ذمہ داری تھی اور یہ کیس Already اب نیب اور پراونشل انسپکشن ٹیم کو جا چکا ہے، Intentionally payment mechanism was made، ایک معزز ممبر نے بات کی کہ Financial HR regulations انہوں نے نہیں بنائے تھے تو یہ یقیناً، میں چونکہ خود ایک اٹانومس باڈی کو دیکھ رہا ہوں تو مجھے پتہ ہے کہ ایم ڈی کی Responsibility ہے کہ وہ بورڈ میں Present کرے، خواہ وہ HR regulations ہوں، Financial regulations ہوں، باقی جو Let say اگر ان کی کوئی Specialized activity ہے، جیسے سکولز کی Identification ہے یا Verification ہے تو اس کیلئے Regulations بنانا ایم ڈی کی ذمہ داری ہے اور ایم ڈی اسے بورڈ کو Present کرے گا، تو یہ اگر ابھی تک نہیں بنے ہیں تو یہ بھی ایم ڈی کی انیس مہینوں میں ان کی In competency ہے، اسی وجہ سے بورڈ کے ان کے اوپر Concern تھے۔ جناب سپیکر! انہوں نے Internal اور External audit کی چار سال کی رپورٹ 2014ء سے 2018ء کی جو رپورٹس ہیں ان کو Null and void اور انکی Recommendations کو انہوں نے Set aside رکھا اور بورڈ کو Apprise نہیں کیا، ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے یہ بڑی سیریس رپورٹ آئی ہے اور ان ساری باتوں کو لے کر، ان سارے مسائل کو لے کر، جیسا کہ انہوں نے بات کی، یہ کیس Already pending ہے۔ انہوں نے ایک اور بات کی کہ جب Suspend کیا جائے تو، چونکہ یہ اٹانومس باڈی ہے، بورڈ کو ان کے معاملات کو دیکھنا ہے تو معتصم باللہ صاحب کو Proper procedure کے بعد Appoint کیا گیا ہے اور ان کے اوپر انکوائری اور باقی کیسز جاری ہیں، لہذا یہ بات بھی یہاں پہ کلیئر ہو جاتی ہے۔ جناب سپیکر! مانسہرہ ایشو کے اوپر بات ہوئی، یقیناً عنایت اللہ صاحب نے جو بات کی، ہماری پارٹی کی صوبائی حکومت کی سب سے بڑی Priority good governance ہے اور کرپشن کے خلاف، اینٹی کرپشن ہمارے منشور کا حصہ ہے، ان شاء اللہ جو ان کے اوپر Allegations ہیں اسکی پوری ڈیٹیل رپورٹ آپ کو اگلے اجلاس میں جب ایڈوائزر صاحب بھی ہوں گے، آج ایڈوائزر صاحب نہیں ہیں، آپکے جو بھی Concerns ہیں، خوشدل خان صاحب نے جس لیٹر کی بات کی ہے، جو انہوں نے پوری رپورٹ دی ہے، اس لیٹر کی ایک ایک شق کے مطابق آپ کو اگلے اجلاس میں جواب مل جائے گا۔ ابھی جو 'روخانہ خیبر پختونخوا' کے پروگرام کے اوپر کافی تفصیل سے بات ہو چکی ہے، لہذا میرے پاس ایک تفصیلی رپورٹ ہے جو ڈیپارٹمنٹ نے جمع کرائی ہے، اگر ان کو Required ہے تو میں اس کی ایک کاپی ان کو بھی Provide کر دیتا ہوں، اس میں کسی قسم کی Malafide نہیں ہوئی لیکن یہ

پراجیکٹ انتہائی اہمیت کا حامل ہے اور اس پراجیکٹ کو لے کر ہم کسی بھی قسم کے Loopholes کو برداشت نہیں کر سکتے کیونکہ جیسا انہوں نے کہا غریب بچے جو Out of school children's ہیں یہ ان کے مستقبل کا سوال ہے، لہذا ساری جو Proceedings ہوئی ہے، ابھی تک جو جو مسائل ہوئے ہیں وہ یقیناً، انہوں نے جن چیزوں کے اوپر، اور میڈیا میں بھی یہ Recently کافی Highlight ہوا، ان ساری چیزوں کے اوپر منسٹر صاحب ایک دفعہ ڈیٹیل میں پریس کانفرنس کر چکے ہیں، ہمارے ایڈوائزر ضیاء اللہ بنگش صاحب، ابھی چونکہ کوہستان کے آفیشل دورے پہ ہیں، لہذا جناب سپیکر! میری آپ سے ریکویسٹ ہے کہ اس ایشو کو ایڈوائزر صاحب کے آنے تک، یا میں ان کو تفصیلی جواب جو ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے آیا ہے ان کے حوالے کر دوں گا۔ تھینک یو۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ:</u> سپیکر صاحب۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> خوشدل خان صاحب، ایک منٹ، میں ان سے ایک کوئسچن. بنگش صاحب، ابھی آپ نے جواب میں کہا کہ یہ کیس نیب کورٹ میں ہے تو اگر واقعی یہ نیب کورٹ میں ہے تو یہ تو Sub-judice ہوا ہے، اس پہ تو ہم پھر بات نہیں کر سکتے، تو اس کی آپ Confirmation کریں کہ یہ واقعی ہے؟

<u>معاون خصوصی برائے سائنس وانفارمیشن ٹیکنالوجی:</u> کورٹ میں نہیں، نیب اس کی انکوائری کر رہا ہے۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> نیب کورٹ میں اگر ہے تو Sub-judice ہے۔

<u>جناب سردار حسین:</u> جناب سپیکر!

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> ایک منٹ جی، میں آپ کو موقع دیتا ہوں، میں ان سے پوچھ لوں، یہ بات کر لیں۔

<u>جناب سردار حسین:</u> جناب سپیکر! دوئ وائ چې دا سسپنډ دے ، ما سوال دا اوکړو چې د کوم رول او د کوم قانون د لاندې په يو سسپنډ پوسټ باندې بل افسر لګيدلے ؟ دے Simple هغه جواب راکوی چې دا د رولز او د ريګوليشنز مطابق دے ؟ ماته هغه رول اوښايا ، رول ماته هغه قانون اوښايا چې يو افسر سسپنډ دے ، Removal نه دے ، Termination نه دے ، نو څنګه په دوئ بل آفيسر کښينولو ، نو دوئ اوس دا خبره د نيب په کورټ کښې نه دے جناب سپيکر دا ، او زه به شوکت صاحب ته هم ريکويسټ کوم چې ګوره تاسو بيا بيا دا خبره کوئ چې د کرپشن خلاف يئی نو مونږ خو هم دا خبره کوؤ کنه چې کميټی جوړه کړئ د دې دومره بحث هډو ضرورت نشته ، مونږ په درسره بحث کوؤ کميټی جوړه کړئ ، هغې سرے به هم

راشی او دا به هم راشی، اوس تاسو هغې ته غاړه نه ایږدئ او صرف زبانی خبره کوئ، په دې خو نه کیږی۔

<u>معاون خصوصی برائے سائنس وانفارمیشن ٹیکنالوجی:</u> جناب سپیکر۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> ایک منٹ، خوشدل خان صاحب پہلے بات کر لیں، پھر آپ Respond کریں گے۔ خوشدل صاحب او کړی، جی خوشدل صاحب۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ:</u> مونږه ریکویسټ کړے دے صاحب، کبنینه یو دوه منټه۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> جی خوشدل صاحب۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ:</u> ډیره مهربانی سپیکر صاحب۔ زمونږه کامران بنگش صاحب خو دا چې کوم الزامات بیان کړل دې ایم ډی باره کښې هم د هغې خپل ځائے دے خو زه دا تپوس کومه دې هاؤس مخامخ چې دا پیسې زمونږه هاؤس پاس کوی، بجټ مونږ پاس کوؤ، هر یو څیز مونږ دې ځائے نه ورکوؤ Utilization د هغوی په لاس دے، آیا دا زما حق نه دے چې زه د خپلو پیسو تپوس اوکړم، آیا دا زه حق نه لرم چې زه دې کمیټی جوړه کړم؟ ځکه چې د دې ډبل Allegation راغلل، د دې مطلب دے چې کوم ایم ډی دے هغه هم الزامات لګوی، هغه په ایډوائزر ایجوکیشن باندې لګوی چې دے هم پکښې Involve دے، هغه په سکرټری باندې هم الزامات لګوی، هغه دا وائی چې 90 سکولونو کښې Out of seventy ګهوسټ دی، نو دا تحقیقات به څوک کوی؟ آیا دا ٹهیک ده د عدالت یا د انکوائری اینتهی کرپشن خپل ځائے دے، ولې څه نه شم کولے؟ زه چې پیسې ورکوم، یو بچی له زه پیسې ورکوم، زه هغه نه دا تپوس نه شم کولے چې بچے، صحیح میں نے آپ کو سو روپے دیئے، آپ نے وہ کہاں خرچ کئے ہیں، کیا یہ میرے پاس اتھارٹی نہیں ہے؟ اور پھر یہ پی ٹی آئی والے جو یہ کہہ رہے ہیں کہ کرپشن نہ ہو، ہم بھی کہتے ہیں کہ کرپشن نہیں ہونی چاہیئے، ایک صاف معاشرہ ہونا چاہیے، اس میں اگر کرپشن نہیں ہے تو ان کو کیا اعتراض ہے کہ کمیٹی بن جائے؟ اور ان کے بھی ممبرز ہوں اور ہم بھی ہوں، ہم Thrash out کریں کیونکہ اس آدمی نے، یہ تو Subordinate ہے، جب ایک Subordinate اٹھ کر ایک آفیسر، مشیر اور منسٹر کے اوپر الزامات لگاتا ہے، سیکرٹری کے خلاف الزامات لگاتا ہے، بورڈ ممبران کے خلاف الزامات لگاتا ہے تو اس کو Encourage کرنا چاہیئے، اس کو

Appreciate کرنا چاہیے اور پھر یہ کمیٹی، کیونکہ یہ ہماری کمیٹی Independent انکوائری کر سکتی ہے بنسبت اینٹی کرپشن یا دوسروں کے، اگر اس میں کوئی کرپشن نہیں ہے، ان کی کوئی Involvement نہیں ہے، ان کی سائیڈ پر کرپشن نہیں ہوئی ہے تو پھر کیوں یہ کمیٹی بنانے میں ناراض ہیں یا کیوں نہیں بناتے؟ تو میری یہ ریکویسٹ ہے، Being a mover of this, because it is very important issue تو اس میں کمیٹی ہونی چاہیئے اور ہمیں ان پیسوں کا حساب کتاب، اور ان سے پوچھنا چاہیئے کہ یہ پیسے کہاں پر اور کس نے خرچ کئے؟ اگر ایم ڈی نے کئے ہیں تو ان کو پھر سزا دینی چاہیئے اور اگر مشیر نے کئے ہیں یا حکومت کے ارکان نے کئے ہیں تو ان کو سزا دینی چاہیے اور ہم یہ حساب کر سکتے ہیں اور اس کیلئے کمیٹی مقرر کرنا چاہیے۔ تھینک یو سر۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> عنایت اللہ خان صاحب۔

<u>جناب عنایت اللہ:</u> میں جناب خوشدل خان صاحب کو سپورٹ کرتا ہوں، میں ان کو سپورٹ کرتا ہوں۔

<u>معاون خصوصی برائے سائنس وانفارمیشن ٹیکنالوجی:</u> جناب سپیکر۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> چې دوئ خبره او کړی نو بیا به ئے تاسو Respond کړئ۔

<u>جناب عنایت اللہ:</u> کوئی اٹانومس باڈی ہو، یہ بڑا Important ہے، یہ کوئی عام توجہ دلاؤ نہیں، دیکھیں اگر اس اسمبلی کے اندر، سپیکر صاحب، اگر اس اسمبلی کے اندر ایڈ جرنمنٹ موشن اس سیشن کے اندر Allow ہوتی تو ہم اس کو ایڈ جرنمنٹ موشن کے Through لاتے لیکن یہ سپیکر صاحب کے مشورے سے ہی کال اٹنشن نوٹس کے ذریعے لائے ہیں۔ ہم نے ایڈ جرنمنٹ موشن Submit کی تھی، ہم چاہتے تھے کہ اس پر تفصیلی بحث ہو، ہم چاہتے تھے کہ اس پر کمیٹی بنے، اس لئے ہم نے سپیکر صاحب کے مشورے سے اس کو کال اٹنشن نوٹس میں Convert کیا ہے۔ دیکھیں، ہم اس ہاؤس کے کسٹوڈین ہیں، یہ جو Public money یہاں سے Approve ہوتی ہے، خواہ وہ کسی Autonomous body کے پاس جاتی ہے، کسی Corporate body کے پاس جاتی ہے، جس کے پاس بھی جاتی ہے، We are the custodian of that money، سپیکر صاحب، دیکھیں، بات بڑی Simple ہے، ایک بندہ کہتا ہے کہ میں نے Investigation کی، میں نے یہی Irregularity، یہ یہ Findings ہیں، میرے یہ گھوسٹ سکولز ہیں، اتنے گھوسٹ سٹوڈنٹس ہیں، آڈٹ نہیں ہوا ہے، یہ ساری چیزیں میں نے پوائنٹ آؤٹ کی ہیں اور میری انکوائری پر پراونشل انسپکشن ٹیم نے اس پر انکوائری کی ہے اور اس کے بعد آپ اس بندے کو Terminate

کرتے ہیں، سر، ہم یہ چاہتے ہیں کہ جو کامران بنگش صاحب نے باتیں کی ہیں، ہم اس کو Refused نہیں کرتے ہیں، ظاہر ہے کہ یہ چیزیں دیکھنے کی ہیں، یہ Facts جو ہیں انہیں Reconcile کرنے کی ضرورت ہے، ان Facts کو چیک کرنے کی ضرورت ہے کہ انہوں نے لیٹر کس تاریخ کو لکھا ہے، انہوں نے یہ انکوائری کس تاریخ کو کی ہے، حکومت کی طرف سے Termination کس تاریخ کو آئی ہے؟ یہ ساری چیزیں کمیٹی کے اندر Thrash out ہو سکتی ہیں اور یہ اس اسمبلی کا Right ہے کہ اس قسم کا Big scandal آ گیا ہے کہ جس میں مشیر تعلیم کے اوپر الزامات ہیں تو اس Big scandal کے اوپر اس اسمبلی کی کمیٹی بن سکتی ہے۔ ظاہر ہے مشیر تعلیم کے اوپر تو آپ کی دوسری Non elected body اس کے اوپر انکوائری نہیں کر سکتی ہے، ہم سمجھتے ہیں کہ اس کیلئے بہتر یہی ہے کہ اس اسمبلی کی کمیٹی بنے اور وہ کمیٹی چیئر بھی آپ ہی کا بندہ کرے گا، آپ ہی کے منسٹرز میں سے کوئی منسٹر اس کو چیئر کرے گا، اس میں کونسی برائی ہے؟ آپ اس کمیٹی کو بنا لیں، ہمارے کامران بنگش صاحب نے جو جواب ہمیں دیا ہے، گو کہ اس میں سارے پوائنٹس ہمارے Covered نہیں ہیں، گو کہ اس میں ان تاریخوں کا ذکر نہیں ہے کہ کس تاریخ کو انہوں نے لیٹر لکھا ہے اور انہوں نے کیوں، جو آڈٹ ہے اس کو Set Aside کیا ہے؟ ان کا Claim ہے کہ دس سال تک آڈٹ ہی نہیں ہوا ہے اور آپ کہتے ہیں کہ چودہ سے سولہ، اٹھارہ تک ہوا ہے، یہ ان کا Claim ہے کہ آڈٹ ہی نہیں ہوا ہے، اس لئے جناب سپکر صاحب، یہ بڑا Important ہے، ہم آپ سے ریکویسٹ کرتے ہیں کہ اس پر حکومت ہمارا ساتھ دے اور یہ حکومت کیلئے ہم بات کر رہے ہیں، Good governance کیلئے کر رہے ہیں، کرپشن فری خیبر پختونخوا کیلئے کر رہے ہیں، تو اس لئے ہم ریکویسٹ کرتے ہیں کہ اس پر حکومت زیادہ بات نہ کرے اور شوکت صاحب اٹھ کر یہ بات کریں کہ ہم اس پر اسمبلی کی سپیشل کمیٹی بناتے ہیں اور اس کے نتیجے میں، اور ہم Consensus سے بنائیں گے، ہم نام دیں گے، وہ اپنے نام دیں، میجارٹی ویسے بھی حکومت کی ہو گی۔ تھینک یو۔

<u>جناب ڈپٹی سپیکر:</u> جناب کامران بنگش صاحب۔

<u>معاون خصوصی برائے سائنس و انفارمیشن ٹیکنالوجی:</u> سپیکر صاحب، څنګه چې سردار حسین بابک صاحب خبره اوکړله، د بورډ دا اختیار دے زه به رولز دوئ ته راوړمه، د دوئ چې کوم ایلیمنټري اینډ سیکنډري ایجوکیشن فاؤنډیشن د بورډ کوم پوزیشن دے یا د کوم ایکټ په تحت باندې دا جوړ شوے، زه به هغه دوئ ته راوړمه، دوئ دې هغه اوګوري۔ د بورډ اختیارات دي دا چې ایډمنسټرټیو او

فنانشل پاورز استعمالولے شی نو په دیکښې زما خیال دے چې هیڅ خبره هم نشته، ما د میاں نثارگل صاحب خبره پوائنټ آؤټ کړله چې هغوی اووئیل چې ایچ آر او فنانشل رولز نه دی پاس کړی شوی، نو دا د ایم ډی کار وو چې هغه Present کړے وے ، هغه Approve کړے وے د بورډ نه، ما سره پوره ډیر زیات تفصیل دے۔ دوئ د Dates خبره اوکړله ، دوئ د هر یو څیز د ریفرنس خبره اوکړله، عنایت الله صاحب او خوشدل خان صاحب، ما سره پوره ډاکیومنټس دی خو زما د ناقص نالج مطابق ما دا وئیل چې په توجه دلاؤ نوټس باندې دومره زیات تفصیل کښې خبرې نه شی کیدلے ، نو مونږه څکه ډیر تفصیل کښې، ما سره پوره ډاکومنټس دی، دوئ دې هغه ډاکومنټس اوګوری که د دو بیا هم دغه وی نو Next sitting کښې به چې کوم دے مونږه پوره هر یو څیز حوالې سره انفارمیشن راوړو۔

(شوراور قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: شوکت یوسفزئی صاحب، شوکت یوسفزئی صاحب۔

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر اطلاعات وتعلقات عامہ): زما یو نرے شان عرض دے جناب سپیکر۔

(شور)

وزیر اطلاعات وتعلقات عامہ: یہ واقعی بڑا Important issue ہے اور میرے خیال سے ہم جو اتنی دیر تک خاموش رہے، ہر ممبر نے اپنی پوری بات کرلی، مکمل کرلی، اس کا جواب بھی آگیا، یہ خود رولز پڑھ لیں، دیکھ لیں کہ توجہ دلاؤنوٹس پر کتنی بحث ہوسکتی ہے؟ میں ایک عرض کرتا ہوں۔۔۔۔۔

(شور)

وزیر اطلاعات وتعلقات عامہ: نہیں نہیں، میں آپ سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ اگر آپ اس پر مزید بحث کرنا چاہتے ہیں، ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے، اس کو Convert کریں، ایڈجرنمنٹ موشن میں لے آئیں، ہم بالکل تیار ہیں، ہم کوئی چیز نہیں چھپانا چاہتے ہیں، آپ سے کوئی چیز نہیں چھپانا چاہتے۔ دیکھیں، کوئی اگر۔۔۔۔۔

(شوراور قطع کلامیاں)

وزیراطلاعات وتعلقات عامہ: یار، لږ مهربانی اوکړه لږ لږ څه دغه زده کړه، د هسې شور جوړولو نه خو څه فائده نشته دے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ان کی سن لیں، آپ کی باتیں وہ سن رہے تھے، ابھی ان کی سن لیں۔

وزیراطلاعات وتعلقات عامہ: هسې د شور جوړولو نه خو څه فائده نشته دے۔ ګوره زه تاسو ته دا وایمه چې دا زمونږه ستاسو مشترکه زمه داری ده، د کرپشن خلاف دا صرف یوازې د حکومت زمه داری نه وی، دلته که اپوزیشن ناست دے ټولو ته ووټ ملاؤ دے، دلته د ټولو اختیارات دی، دا اسمبلی زمونږ د ټولو په شریکه ده، که چرته تاسو وینئ چې کرپشن کیږی نو مونږه بالکل تیار یو هغې ته، څه داسې خبره نشته دے خو د توجه دلاؤ نوټس لاندې دومره زیات بحث کیدے نه شی۔ که تاسو غواړئ بالکل ایډجرنمنټ موشن راوړئ، مونږه بحث ته تیار یو، هر قسم دغه ته تیار یو، لکه څومره چې تاسو بحث اوکړو څومره چې جواب ملاؤ شو، دا د ډیپارټمنټ جواب وو، تاسو ته راغلو، که تاسو مطمئن نه یئ، مونږ خو تاسو ته وایو چې بیا ایډجرنمنټ موشن راوړئ، مونږه هغې ته تیار یو----

(شوراور قطع کلامیاں)

وزیراطلاعات وتعلقات عامہ: په توجه دلاؤ نوټس تاسو څومره بحث غواړئ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یو منټ، یو منټ تاسو، دا به زه هاؤس ته Put کړمه۔

وزیراطلاعات وتعلقات عامہ: په توجه دلاؤ نوټس باندې زیات بحث کیدے نه شی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: هاؤس ته به ئے Put کړمه، هاؤس ته۔

وزیراطلاعات وتعلقات عامہ: او که بیا هم زمونږه، او که بیا هم دوئ غواړی----

(شور)

وزیراطلاعات وتعلقات عامہ: زه یو منټ، یو منټ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تاسو کښینئ جی، House in order, House in order

وزیراطلاعات وتعلقات عامہ: زه ستاسو مسئله حل کومه، ستاسو مسئله حل کومه۔

Mr. Deputy Speaker: House in order, House in order.

وزیراطلاعات وتعلقات عامہ: که بیا، سپیکر صاحب که بیا هم دوئ غواړی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: هاؤس ان آرډر، یو منټ جی، تاسو که ډیر دغه کوئ نو زه به ئے هاؤس ته Put کړمه، کېښینئ جی۔

وزیر اطلاعات وتعلقات عامہ: دا Put کړئ جی، بالکل هاؤس ته ئے Put کړئ۔

جناب ڈپٹی سپیکر: هاؤس ته به ئے Put کړمه۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: هاؤس ته ئے Put کړمه-----

(شور)

جناب ڈپٹی سپیکر: یو منټ جی یو منټ-----

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: شوکت صاحب، شوکت صاحب-----

(شور)

جناب ڈپٹی سپیکر: یو منټ جی۔ بابک صاحب، بابک صاحب، بابک صاحب-----

(شور)

جناب ڈپٹی سپیکر: بابک صاحب، بابک صاحب، یو منټ جی، ګوره د یو طرف نه تاسو خبرې کوئ او د بل طرف نه هم، د دې نه څه جوړیږی نه جی۔ پیر فدا صاحب، تاسو څه وئیل غواړئ جی، پیر فدا محمد، پیر فدا۔

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب پیر فدا محمد: سپیکر صاحب، یہ بات بہت Simple ہے۔

(شور اور قطع کلامیاں)

Mr. Deputy Speaker: House in order, please.

جناب پیر فدا محمد: یہ بات بہت Simple ہے، میرے خیال میں خوشدل خان خود بیٹھے ہیں، جس کا ایشو ہے وہ گورنمنٹ سرونٹ ہے اور اس کے خلاف Under the rules انکوائری شروع ہوچکی ہے اور Competent forum ہے، وہ گورنمنٹ سرونٹ ہے،

(شور اور قطع کلامیاں)

جناب ڈپٹی سپیکر: بابک صاحب، تاسو واورئ۔ تاسو بیا جواب ورکړئ کنه۔

جناب پیر فدا محمد: آپ سنیں توسہی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: تاسو بیا جواب ورکړئ کنه که، غلط وائی چې، هغه رسپانډ کړی تاسو بیا جواب اوکړئ۔

جناب پیر فدا محمد: اپنے اندر اتنی برداشت پیدا کریں کہ بات سن سکیں، لوگ سنتے ہیں، آپ سنیں پلیز، پھر ٹھیک ہے، بڑا آسان سا جواب ہے کہ یہ گورنمنٹ سرونٹ ہے۔

(شور)

جناب ڈپٹی سپیکر: بس پیر فدا محمد خان صاحب، په دې باندې بحث نه کوؤ، زه ئے هاؤس ته Put کومه، هاؤس ته ئے Put کومه، تاسو کښېنئ، پیر فدا صاحب، کښېنئ، زه ئے هاؤس ته Put کومه چې بس رزلټ ئے راوړی ځکه چې ډیر لوئے بحث پرې اوشوجی، Is it the desire of the House that the Special Committee on call attention No.308 may be constituted? Those who are in favour of it may say 'Yes'. Those who are against it may say 'No'.

جناب ڈپٹی سپیکر: کاؤنٹ کرلیں، 'یس' والے کھڑے ہو جائیں۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: اب 'نو' والے کھڑے ہو جائیں۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

Mr. Deputy Speaker: Eighteen Members are in favour and twenty four Members are against, so the motion is defeated.

(Pandemonium)

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا ایجوکیشن مانیٹرنگ اتھارٹی مجریہ 2019 کا متعارف کرایا جانا

Mr. Deputy Speaker: Item No. 6, Minister for Law, on behalf of honorable Chief Minister, to please introduce the Khyber Pakhtunkhwa, Education Monitoring Authority Bill, 2019, in the House. Honorable Law Minister, Kamran Bangash Sahib.

Mr. Kamran Khan Bangash (Special Assistant for Science and Technology): Mr, Speaker, I beg to introduce the Khyber

Pakhtunkhwa, Education Monitoring Authority Bill, 2019, in the House.

Mr. Deputy Speaker: It stands introduced.

ترمیمی مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا سٹیمپ مجریہ 2019 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Deputy Speaker: Items No. 7 and 8: Honorable Minister for Revenue and Estate, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Stamp (Amendment) Bill, 2019 may be taken into consideration at once, honorable Minister.

Special Assistant for Science and Technology: Mr. Speaker, I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Stamp (Amendment) Bill, 2019 may be taken into consideration at once.

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Stamp (Amendment) Bill, 2019 may be taken into consideration at once. Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Consideration Stage: Since no amendment has been proposed by any honourable Member in Clauses 1 to 2 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 1 to 2 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 to 2 stand part of the Bill. Preamble and Long Title also stand part of the Bill.

ترمیمی مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا سٹیمپ مجریہ 2019 کا پاس کیا جانا

Mr. Deputy Speaker: Passage Stage: Honorable Minister for Revenue and Estate, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Stamp (Amendment) Bill, 2019 may be passed, honorable Minister.

Mr. Kamran Khan Bangash (Special Assistant for Science and Technology): Mr. Speaker, could you please give me five minutes to collect the Bill and then present it to the House?

Mr. Deputy Speaker: Okay.

Special Assistant for Science and Technology: Mr. Speaker, I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Stamp (Amendment) Bill, 2019 may be passed.

Mr. Deputy Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Stamp (Amendment) Bill, 2019 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Deputy Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed. Item No.9, please.

ایک رکن: جناب سپیکر، کورم پورا نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: دو منٹ کیلئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر گھنٹیاں بجائی گئیں)

Mr. Deputy Speaker: Count please.

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: چونکہ اپوزیشن نے کورم کی نشاندہی کی ہے، کورم پورا نہیں ہے۔

The sitting is adjourned till 01:30 pm afternoon on Monday, 15th April, 2019.

(اجلاس بروز سوموار مورخہ 15 اپریل 2019ء دوپہر ایک بجکر تیس منٹ تک کیلئے ملتوی ہوگیا)